روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر یکم نومبر 2010ء 23 ذیقعد 1431 ہجری یکم نبوت 1389 ھش جلد 60-95 نمبر 224

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے دعا

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:۔

’’میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہؐ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔آمین یارب العالمین‘‘

’’پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا! اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔‘‘

(الوصیت۔روحانی خزائن جلد20 صفحہ 316)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خداتعالیٰ پر یقین آتا ہے۔ پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خداتعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے جیسا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خداشناسی کا دعا ہی ہے اور خداتعالیٰ کی ہستی اور صفات کاملہ کی معرفت تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح یک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خداتعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔ دعا کے ذریعہ سے ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آ جاتے ہیں۔ ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔ ہاں دعا کی راہ میں دو۲ بڑے مشکل امر ہیں جن کی وجہ سے اکثر دلوں سے عظمت دعا کی پوشیدہ رہتی ہے۔(۱) اول تو شرط تقویٰ اور راستبازی اور خداترسی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ......... یعنی اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے اور پھر فرماتا ہے واذا سالک عبادی......... یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے کہ بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایۂ یقین پہنچتا ہے لیکن چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خداترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں اور نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے۔

ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا کہ جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک وشبہات سے ہنوز لڑائی ہے۔ پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی باوجود کمزوری اور نہ مہیا ہونے کل اسباب یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے وہ حضرت احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفت تامہ حاصل ہوتی ہے اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے۔ اسی لئے ایک مرد متقی رسولوں اور نبیوں اور مامورین من اللہ کی دعوت کو سن کر ہر ایک پہلو پر ابتداء امر میں حملہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر بعض صاف اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ آ جاتا ہے اسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھہرا لیتا ہے اور وہ حصہ جو سمجھ نہیں آتا اس میں سنت صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے تب خداتعالیٰ اس کی حالت پر رحم کر کے اور اس کے ایمان پر راضی ہو کر اور اس کی دعاؤں کو سن کر معرفت تامہ کا دروازہ اس پر کھولتا ہے اور الہام اور کشوف کے ذریعہ سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقین کامل تک اس کو پہنچاتا ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 260)

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم 2010ء

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیراہتمام امتحان سہ ماہی سوم 2010ء میں پاکستان بھر سے 817 مجالس کے 12050 انصار نے شمولیت کی۔ 320 انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی ’’خصوصی گریڈاے‘‘ میں پاس کیا۔

اول: مکرم محمد صادق صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ

دوم: مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب عزیز آباد کراچی

مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور

سوم: مکرم میاں مجیدالرحمٰن حمید صاحب فیصل ٹاؤن لاہور

مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی صاحب گلشن اقبال غربی۔کراچی

مکرم اعجاز احمد محمود صاحب دارالسلام لاہور

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار

1۔مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب فضل عمر۔فیصل آباد
2۔مکرم مرزا رفیق احمد صاحب واہ کینٹ راولپنڈی
3۔مکرم بشارت احمد طاہر صاحب کھاریاں شہر
4۔مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب دارالصدر شمالی انوار۔ربوہ
5۔مکرم توقیر احمد ملک صاحب واہ کینٹ راولپنڈی
6۔مکرم چوہدری اقبال حسین صاحب النور راولپنڈی
7۔مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ شہر
8۔مکرم زاہد مسعود خان صاحب دارالذکر لاہور
9۔مکرم پیرزادہ نعیم احمد جاوید صاحب گجرات شہر
10۔مکرم محبوب احمد خان صاحب دہلوی بیت النور لاہور

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔قربانی بکرا -/8000 روپے
2۔قربانی حصہ گائے -/4000 روپے

(نائب ناظر دارالضیافت ربوہ)

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

ہیلووین Halloween ایک مشرکانہ رسم

احمدیوں کو ایسی لغو اور فضول رسوم سے اجتناب کرنا چاہئے

دنیا میں بہت سارے تہوار ایسے ہیں جو اپنے اندر بدعات اور مشرکانہ تصورات رکھتے ہیں اور ان کی بنیاد شرک پر ہی ہوتی ہے لیکن لاعلمی اور سادگی کے باعث بعض لوگ ان پروگراموں کا حصہ بن جاتے ہیں۔ایسے تہواروں میں ایک ہیلووین کا تہوار ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 اکتوبر 2010ء میں توحید کے قیام اور شرک سے اجتناب کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے ہیلووین کا ذکر فرمایا اور جماعت کو ایسے مشرکانہ پروگراموں سے دور رہنے کی نصیحت فرمائی۔

ہیلووین ایک سالانہ تہوار ہے جو 31 اکتوبر کو امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، آئرلینڈ اور یونائیٹڈ کنگڈم وغیرہ میں منایا جاتا ہے۔اس کی بنیاد آئرلینڈ کے کیلٹک (Celtic) تہوار سو اِن (Samhain) اور عیسائیت کے تہوار All Saints' Day سے ملتی ہے لیکن اب یہ ایک ایسی رسم کی شکل اختیار کر چکی ہے جو مذہب سے ہٹ کر بھی دنیا کے ایک حصہ میں منائی جاتی ہے۔ہیلووین کے موقع پر مختلف کرتب دکھائے جاتے ہیں، مخصوص کپڑے پہنے جاتے ہیں اور تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے، جناتی سیر، آگ کا تماشا، آسیب زدہ جگہوں پر جانا، لوگوں سے چھیڑ چھاڑ کرنا، جنوں کی کہانیاں سنانا یا دوسری ڈراؤنی کہانیاں سنانا اور خوفناک فلمیں دیکھنا یہ سب اس تہوار کا حصہ ہیں۔

اس تہوار کا تاریخی جائزہ لیتے ہوئے مؤرخین نے اسے رومن تہوار پامانا سے بھی جوڑا ہے۔ پامانا کو پھلوں اور بیجوں کا خدا تصور کیا جاتا تھا۔بعض اسے مُردوں کے تہوار (Festival of the Dead) پاریئنتالیا سے ملاتے ہیں۔ لیکن زیادہ قرائن اسے کیلٹک تہوار سو اِن تک ہی پہنچاتے ہیں۔ یہ تہوار سال کے پہلے روشن نصف کے اختتام پر اور دوسرے اندھیرے نصف کے آغاز پر منایا جاتا تھا۔ کیلٹکس یہ ایمان رکھتے تھے کہ اس دن اِس دنیا اور آنے والی دنیا کا درمیانی فاصلہ بہت کم ہو جاتا ہے جسکے نتیجہ میں روحیں ایک طرف سے دوسری طرف آجا سکتی ہیں اور مردوں کی روحیں اس دن دنیا میں واپس آتی ہیں۔ وہ اپنے خاندان کے بزرگوں کی روحوں کو گھر میں خوش آمدید کہتے اور نقصان پہنچانے والی بدروحوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ان نقصان پہنچانے والی بدروحوں سے بچنے کے لئے انہوں نے اپنے تصور میں ایک یہ طریق اختیار کیا کہ مختلف لباس جسم پر اور ماسکس (masks) چہرے پر پہن لیے جائیں اور وہ بھی ایک نقصان پہنچانے والی بد روح کی طرح نظر آئیں تا کہ وہ اصلی جن اور چڑیل یا بدروح سے بچ سکیں۔اسی طرح ان بدروحوں سے بچنے کے لیے بڑے بڑے شلجم لے کر انہیں اندر سے خالی کر لیا جاتا اور انکی عجیب و غریب شکلیں بنا کر ان میں روشنی کا انتظام کر کے کھڑکیوں اور دروازوں میں بدروحوں کو بھگانے کیلئے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ ہیلووین میں گوتھِک (خوف، اندھیرا، خزاں، موت، برائی، جادو وغیرہ کا) پہلو پایا جاتا ہے۔ اس تہوار کے کرداروں میں جن، بھوت، چڑیلیں انسانی ڈھانچے، خون پینے والے بھوت، چمگادڑ، مکڑی، بدروح اور کالی بلی شامل ہیں۔آگ اور آگ میں سے گزرنا بھی اس تہوار کا ایک اہم حصہ تھا۔(اب انہی باتوں کو کھیل تماشہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور معصوم لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں) ہیلووین کا نام پہلی دفعہ اولڈ انگلش میں سولھویں صدی میں ملتا ہے یہ سکاٹش زبان سے لیا گیا لفظ ہے۔

ہیلووین کے روایتی رنگ

کالا اور نارنجی رنگ ہیلووین کے روایتی رنگ ہیں جو رات کے اندھیرے اور آگ کی روشنی، خزاں کے پتے اور لالٹین کو پیش کرتے ہیں۔

بھیس بدل کر گھروں میں جانا:

یہ ایک رسم ہے جو ہیلووین کا حصہ ہے۔اس میں بچے بھیس بدل کر گھروں میں جاتے ہیں اور کھانے کی اشیاء یا روپے مانگتے ہیں اور وہ جا کر کہتے ہیں trick or treat۔جسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ ہمیں کچھ دے رہے ہیں یا نہیں اگر نہیں دے رہے تو آپ کے گھر کو کچھ بھی نقصان ہو سکتا ہے۔بچے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے ڈراؤنی کہانیاں بھی سناتے ہیں۔ یہ رسم عیسائی (All Souls Day) 2 نومبر یعنی مردوں کے دن سے نکلی ہے۔ 2 نومبر کو مردوں کا دن تصور کیا جاتا تھا اور اس دن غریب لوگ گھروں میں جا کر مانگتے تھے۔

کھیل کود:

ہیلووین کے موقع پر مختلف کھیلیں بھی کھیلی جاتی ہیں جیسے ایک پانی کے ٹب میں سیب ڈال دیا جاتا ہے اور شاملین نے اپنے دانتوں کی مدد سے اسے باہر نکالنا ہوتا ہے یا ایک کرسی کا سہارا لے کر دانتوں کی مدد سے نیچے پڑے سیب پر کانٹا گرانا ہوتا ہے یا بغیر ہاتھ لگائے کوئی چیز کھانی ہوتی ہے۔مختلف طریقوں سے مستقبل کی باتیں بتائی جاتی ہیں مثلاً سیب کو چھیل کر اسکے چھلکے کو اچھالا جاتا ہے اور جس حرف کی شکل پر وہ نیچے گرے اسی حرف کو آئندہ ملنے والے جیون ساتھی کے نام کا پہلا حرف تصور کیا جاتا ہے۔ یہ بھی وہم کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی کنواری اندھیرے کمرے میں بیٹھ کر شیشہ کی طرف مستقل دیکھے گی تو اس کے ہونے والے خاوند کی تصویر شیشہ میں ظاہر ہو جائیگی اور اگر اس کے مقدر میں شادی سے پہلے مرنا لکھا ہوگا تو ایک کھوپڑی ظاہر ہوگی وغیرہ وغیرہ۔

ہیلووین کن علاقوں میں منایا جاتا ہے:

ہیلووین ہر ملک کی رسم نہیں۔ یہ امریکہ، کینیڈا، جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، یورپ، جاپان اور مشرقی ایشیا کے بعض حصوں میں منایا جاتا ہے۔

مذہبی پہلو:

دین حق میں ایسے تہوار کا کوئی تصور نہیں بلکہ مومنوں کو ایسی مشرکانہ رسموں سے سختی سے بچنے کا حکم ہے۔ جبکہ عیسائیت میں یہ تہوار راہ پا چکا ہے لیکن عیسائی دنیا بھی اس دن کو مختلف انداز سے دیکھتی ہے۔اینگلکن چرچ اسے All Saints' Day کے تناظر میں مناتے ہیں جبکہ بعض پروٹیسٹنٹس اسے اپنی چرچ کی تجدید کی یاد میں مناتے ہیں۔عموماً عیسائی دنیا اسے بچوں کے کھیل تماشے کے طور پر مناتی ہے۔ بہت سارے عیسائی اسے رد کرتے ہیں۔انکا کہنا ہے کہ یہ لامذہبیت کو ہوا دینے کا باعث ہے۔بعض تو اسے مکمل طور پر عیسائیت سے مخالف قرار دیتے ہیں کیونکہ اسکی جڑیں لامذہبیت کی سرزمین میں مردوں کے تہوار (Festival of the Dead) میں ملتی ہیں۔ مثال کے طور پر جیہوواز وِٹنیسس (Jehovah's Witnesses) اس دن کو نہیں مناتے۔

کیلٹک لا مذہب اس موسم کو سال کا مقدس ترین وقت تصور کرتے ہیں۔ وہ جھوٹے معبودوں اور اپنے بزرگوں کے نام پر قربانیاں کرتے ہیں جن کا مقصد بد روحوں سے بچنا ہوتا ہے۔اکثر پیگنز اس دن کو سو اِن (Samhain) تہوار کی یاد میں ہی مناتے ہیں اور فصل کی کٹائی کے موسم کا اختتام تصور کرتے ہیں۔

سینٹ ویلنٹائن ڈے اور اپریل فول کی طرح ہیلووین بھی ایک ایسی چمکدار عمارت ہے جس کی بنیادیں شرک پر کھڑی ہیں۔ ہر احمدی کو علی وجہ البصیرت ہوشیار رہنا چاہیئے اور ان بدرسومات کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔

مکرم عرفان احمد ظفر صاحب مربی انچارج ٹوگو

جماعت احمدیہ ٹوگو کا

چوتھا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ٹوگو کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ 28 تا 30 مئی 2010ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ جماعت نوچے میں منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ کا آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہوا۔امسال ہمسایہ ممالک بینن، برکینا فاسو اور نائیجر کے امراء بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

پہلے سیشن کی صدارت مکرم خالد محمود صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے کی۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے ''دنیا کا امن خلافت سے وابستہ ہے'' کے موضوع پر تقریر کی۔ نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز کے بعد درس دیا گیا۔سیشن کا آغاز صبح مکرم امیر صاحب نائیجر کی صدارت میں ہوا۔ جس میں ''دین حق امن کا مذہب ہے'' اور ''امام مہدی کی آمد'' پر لوکل مربیان نے تقاریر کیں۔آخر پر مکرم امیر صاحب نائیجر نے ''سچا احمدی کون ہے'' کے موضوع پر تقریر کی۔

ہفتہ کی رات ایک مقامی ہوٹل میں دعوت الی اللہ پر سیمینار رہا۔ جس میں مقامی انتظامیہ، عیسائی اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی جس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا اور جماعت پوری دنیا میں امن کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے بیان کیا گیا۔

30 مئی کو حسب روایت نماز تہجد سے آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد ''دین میں شادی'' کے موضوع پر درس دیا گیا۔

لاہور میں ہونے والے اندوہناک حادثہ کی وجہ سے جلسہ کو مختصر کر دیا گیا۔ اس موقع پر لوگوں کے جذبات اور ایمانی حالت قابل دید تھی۔ اور ہر شخص ان شہداء کے لئے دعائیں کر رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ یہ جلسہ سب شاملین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 8 اکتوبر 2010ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرمہ طیبہ منصور چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد چیمہ صاحب۔لندن

صبر و رضاء کا پیکر......میری امی مبارکہ بیگم صاحبہ

میری پیاری امی جان مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی نذیر احمد صاحب 14 جولائی 2010ء کو اس دارفانی سے رخصت ہو کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

وہ پیار او جود ہمارے درمیان نہیں رہا جن کی دعائیں ہمارے لئے امرت کا کام دیتی تھیں۔ جن کی دعائیں ہمیں مختلف پریشانیوں سے بچالیتی تھیں۔ میری امی ایک وفا شعار بیوی، ایک بہترین ماں اور ایک مثالی ساس تھیں۔ جب وہ خدا کے حضور حاضر ہوئیں تو ان کے خاوندان سے پوری طرح راضی تھے اور خوش تھے اور ساری عمر کی ان کی وفاداری کی شہادت دیتے تھے اور ان کے بچوں نے یہ گواہی دی کہ وہ ایسی ماں تھیں جن کے قدموں سے جنت ملا کرتی ہے۔ جن کی بہوؤں نے بتایا کہ انہوں نے ہمیشہ ہمیں ماں کا پیار دیا اور ہمیں ہمیشہ اپنی بیٹیاں سمجھا۔ جن کی وفات پر دامادوں کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ وہ اپنے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں کی بہترین دوست تھیں۔ ان کے دلوں کی باتیں سمجھنے والی اور بہترین مشورے دینے والی، ان کی کامیابیوں پر بے انتہا خوش ہونے والی اور دعاؤں کا خزانہ ان کی بڑی امی جان ان کو غمگین کر گئیں۔

میری امی جان نے اپنی ساری زندگی بے انتہا صبر و رضاء اور دعاؤں کے ساتھ گزاری۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اپنے بچوں کے لئے بے انتہا محنت اور مشقت کے ساتھ بسر کی۔ لیکن انہیں اپنے بچوں کو کچھ بنا دینے کا جنون کی حد تک شوق تھا اور انہیں دین کے رنگ میں رنگین کرنے کی لگن تھی۔ مجھے اپنا بچپن آج بھی یاد آ رہا ہے جب ہماری امی جان اور ہم چھ بہن بھائیوں اور تعلیم کی غرض سے آئے ہوئے متعدد رشتہ دار بچوں کے ساتھ ربوہ میں رہتی تھیں جبکہ ہمارے ابا جان ہماری دوسری والدہ کے ساتھ محمد آباد سندھ میں رہتے تھے اور وہاں کاروبار کرتے تھے۔ میری امی جان مجھے بتایا کرتی تھیں کہ جب تم ایک سال کی تھی تو تمہارے بڑے بھائی محمد جلال شمس نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تھا۔ اس وقت ہماری امی جان ہم بہن بھائیوں کو ہماری دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کے لئے ابو جان سے اجازت لے کر مرکز سلسلہ ربوہ میں لے آئی تھیں اور پھر انتہائی صبر سے دعاؤں کے سہارے خدا کے فضلوں کے ساتھ مردانہ وار حالات کا مقابلہ کیا۔

امی جان کہا کرتی تھیں کہ ہمارے خاندان میں احمدیت حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور ان کی بیگم کے حسن سلوک کی وجہ سے میری والدہ صاحبہ اور میرے قابل احترام بڑے بھائی محمد نذیر صاحب کی وساطت سے آئی۔ احمدیت کی یہ نعمت مجھے ان سے ملی۔ امی کے بڑے بھائی کی کوئی اولاد نہ تھی اور وہ جوانی میں ہی وفات پاگئے تھے۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ ان کی اولاد میں سے واقف زندگی پیدا ہوں۔ اس لئے کہا کرتی تھیں کہ میں ان کی اور اپنی خواہش پر اپنے بچوں کو وقف کرنا چاہتی تھی اور یہی وہ جذبہ تھا جو بالآخر انہیں ربوہ لے آیا جہاں بس صرف اور صرف خدا کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اپنی سجدہ گاہیں اپنے خدا کے حضور تر رکھتے ہوئے انتہائی کم پیسوں میں بہت ہی سلیقے کے ساتھ گھر کو چلانا اور انتہائی وقار کے ساتھ ربوہ کے معززین سے لے کر انتہائی غرباء تک سب سے بے انتہا خوش اخلاق سے ملنا ان کا شعار تھا اور اللہ کے فضل سے ربوہ میں بہت ہی عزت پائی۔ اس وقت بھی لوگ مثالیں دیا کرتے تھے کہ اکیلی بچوں کی بہت اچھی تربیت کر رہی ہیں۔ امی بتایا کرتی تھیں کہ جب تمہارے بڑے بھائی جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو اس وقت حضرت میر داؤد احمد صاحب کا دور تھا۔ ایک دن انہوں نے امی جان سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھتی ہیں کہ آپ گھر میں بچے کی صحیح نگرانی کر سکتی ہیں؟ کیونکہ بعض اوقات ماں، باپ دونوں کے ہوتے ہوئے بھی بعض بچوں کے بگڑنے کی شکایات آتی ہیں۔ امی کہتی ہیں کہ میں نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے بڑے یقین سے کہا ''میر صاحب! مجھے اپنے خدا پر کامل یقین ہے کہ میں محض خدا کے فضل سے بچے کی صحیح نگرانی کر سکتی ہوں''۔ اور بعد کے حالات نے بتا دیا کہ واقعی ایک ماں نے اپنے مولا پر کامل توکل کرتے ہوئے اور اسی یقین کامل کے سہارے جامعہ کے پرنسپل صاحب سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کر دکھایا اور پھر وہی طالبعلم حضرت میر صاحب کا بڑا پسندیدہ طالبعلم بن گیا اور زندگی کے آخری لمحات تک وہ اسے ایک بیٹے کا درجہ دیتے رہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ جلال شمس کی طرف سے مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ اس کی والدہ اس کی بہت اچھی نگرانی کرتی ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ امی نے ہمیں زندگی کے بہترین اسلوب سکھائے۔ میرے بھائیوں کو شام کے بعد گھر سے باہر رہنے کی اجازت نہ تھی۔ ہاں اگر جماعتی کاموں میں دیر ہو جاتی تو اعتراض نہ کرتیں بلکہ خوشی کا اظہار کرتیں۔ کھانے پینے سے لے کر چلنے پھرنے تک کا سلیقہ سکھایا۔ کہا کرتی تھیں کہ ننگے سر اور ننگے پیر نہیں پھرنا چاہئے کیونکہ اس سے انسان جاہل لگتا ہے۔

انتہائی پریشانی کے وقت میں ان کی سجدوں میں صرف اور صرف اپنے رب کے حضور آہ و زاریاں آج بھی مجھے یاد ہیں۔ پھر اپنے بچوں کے امتحان کے زمانے میں راتوں کو ان کے ساتھ جاگنا یوں لگتا تھا جیسے ہماری ماں کو آرام اور سکون سے کوئی مطلب ہی نہیں، سونے سے دلچسپی ہی نہیں۔ اگر بچہ پڑھائی کی وجہ سے پریشان ہے تو کتاب پکڑ پکڑ کر اس کی ہمت بندھاتیں اور خود سجدے میں گر جاتیں کہ خدایا میں نے تو اس بچے کو وقف کیا۔ اب تو اس بچے کے ذہن کو خود روشن کر دے اور اس کا سینہ کھول دے۔ امی اس درد سے اپنے اور جماعت کے بچوں کے لئے دعائیں کرتیں کہ انسان حیران رہ جاتا۔ اس کا تذکرہ ہماری ایک عزیزہ نے بھی کیا جو ایک دفعہ ہمارے گھر کچھ دیر قیام کی غرض سے آئی تھیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ ایک رات میں نہایت رقت آمیز آواز سے ڈر کر اٹھی تو کیا دیکھتی ہوں کہ پھوپھی جی ایک کونے میں جائے نماز بچھا کر انتہائی درد اور عاجزی کے ساتھ ایک ایک بچے کی صحت، زندگی اور دین سے وابستہ رہنے کے لئے دعائیں کر رہی تھیں اور دعا میں اس قدر درد تھا کہ میں آج تک اس کیفیت کو بھول نہیں سکی۔ امی جان کی یہ تڑپ تھی کہ میرے مولا میرے بچے بس تیرے اور صرف تیرے عاشق بندے بن جائیں۔ ان کے وقف قبول فرما اور ان کو دین کی بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرما۔ آمین

امی کی یہ تڑپ صرف اپنے بچوں کے لئے ہی نہ تھی بلکہ ہر احمدی بچے کے لئے تھی۔ ہماری ایک عزیزہ جن کے میاں جماعت سے کافی دور ہو چکے تھے اور وہ اس وجہ سے بے انتہا پریشان تھیں۔ ان کے دو چھوٹے چھوٹے بچے تھے اور وہ بچوں کو پوری طرح جماعت سے وابستہ رکھنا چاہتی تھیں۔ چنانچہ ایک دفعہ جب انہوں نے اپنے حالات کا تذکرہ امی جان سے کیا تو امی جان نے بہت فراخدلی سے کہا ''صادقہ! ہمارے گھر کے دروازے تمہارے لئے ہمیشہ کھلے ہیں۔ جب تمہارا دل کرے اپنے بچوں کو لے کر ربوہ آ جایا کرو اور یہاں انہیں پوری طرح مرکز کے ماحول سے روشناس کراؤ اور خلافت کا قرب دلاؤ تو خود بخود یہ دونوں بچے انشاء اللہ سچے احمدی بن جائیں گے''۔ ان کو بچوں کی تربیت اور اپنے لئے دعاؤں کے بہترین گر سکھاتیں اور جلسہ سالانہ سے ایک ماہ قبل ان کو خط لکھواتیں کہ جلسے پر بچوں کو لے کر ضرور آنا۔ بستر وغیرہ تمہارا تیار ہے کسی قسم کی فکر نہ کرنا۔ میں نے سارا انتظام کر لیا ہے، بس اپنا گھر سمجھ کر آجاؤ۔ اس طرح وہ جلسہ اور ربوہ کے ایمان افروز ماحول میں اپنے بچوں کے ساتھ خوب لطف اندوز ہوتیں۔ یہ انہیں دنوں کی برکتیں ہیں کہ آج ان کا بیٹا کینیڈا میں جماعتی خدمات بجا لا رہا ہے اور بیٹی بھی اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر رہی ہے اور وہ خود خدا تعالیٰ کی شکر گزاری کے ساتھ ساتھ امی جان کے اس عمل کی بھی احسان مند ہیں۔

ہماری امی جان خود کسی سکول کی سند یافتہ تو نہ تھیں لیکن ہماری نانی جان اور بڑے ماموں جان جو ٹیچر تھے انہوں نے ہماری امی کی اس بہترین رنگ میں تربیت کی تھی کہ لگتا تھا جیسے زمانے کا ہر علم اور ہنر اور سلیقہ میری امی جان کے پاس تھا۔ حالانکہ کہا کرتی تھیں کہ میں پانچ بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی اور بے انتہا لاڈلی تھی لیکن وقت اور حالات نے ان کو صبر و رضا کا پیکر بنا دیا۔ خدا پر کامل توکل تھا اور خلافت کے ساتھ بے انتہا عشق تھا اور یہ عشق اور توکل انہوں نے خون کے قطروں کی طرح ہماری رگوں میں ڈالا۔ خدا تعالیٰ کے عشق میں ایسی مخمور تھیں کہ جس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ اور ان کی یہ بھی خواہش ہوتی تھی کہ ہر احمدی بھی خدا تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہو اور حضرت مسیح موعود کے مقام کو پہچانے اور خلافت کے ساتھ سچے پیار کا تعلق قائم رکھے۔ اس ضمن میں میری ایک سہیلی جو کہ امی کی بیٹی بنی ہوئی تھیں انہوں نے بتایا کہ خالہ جان کا علم اس قدر ٹھوس اور وسیع تھا کہ انہوں نے جہاں مجھے خدا تعالیٰ پر توکل کے ساتھ دعاؤں کا طریقہ سکھایا وہاں انہوں نے مجھے خاندان حضرت مسیح موعود کا مکمل تعارف بھی کروایا اور ان کی محبت میرے دل میں بٹھائی۔ انہوں نے نظام جماعت کے بارہ میں مجھے سب کچھ بتایا جس سے میں پہلے ناواقف تھی۔ ان کی صحبت سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ کہا کرتی تھیں کہ بیٹا خدا تعالیٰ پر توکل کر کے دعا کی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔ چنانچہ آپ کو خدا کی ذات پر ایسا کامل توکل تھا کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئی اور ان کی زندگی میں مسائل اور مشکلات تو بے تحاشا ہی آئے اور ایسے ہر موقع پر آپ کسی سے دل کی بات کرنے کی بجائے ہمیشہ اپنے مولا کے حضور سجدہ ریز ہوئیں تو کبھی خدا نے لَا تَقْنَطُوْا کے الفاظ میں تسلی دی اور کبھی اَلَیْسَ اللّٰہُ کے ساتھ دل کو تسکین دی۔ یہ دونوں جواب میری بعض پریشانیوں کے لئے دعا کرنے کی صورت میں امی کو ملے اور اس طرح دعا کے بعد امی ہمیشہ ایسے ہوتیں کہ گویا ان کو کوئی پریشانی ہے ہی نہیں اور اگر میں پھر بھی پریشان ہوتی تو ناراضگی کا اظہار کرتیں کہ جب سے خدا تعالیٰ نے دعا کے بعد میرے دل کو ان الفاظ میں تسلی دے دی ہے تو میرے دل میں پریشانی کا ذرہ بھی نہیں رہا۔ پھر تم کیوں پریشان ہوتی ہو اور واقعتاً کچھ ہی دن گزرتے کہ

خدا تعالیٰ میری پریشانیاں دور کر دیتا۔

ایک دفعہ میرا بیٹا بہت بیمار ہو گیا۔ڈاکٹرز کے مطابق حالت تشویشناک تھی۔امی بھی ظاہر ہے بہت پریشان تھیں۔خلیفہ وقت کی دعائیں بھی اللہ کے فضل سے مل رہی تھیں۔امی مجھے کہتیں کہ میں دعا کرتی ہوں تو میرا دل مطمئن ہو جاتا ہے اور پھر کہا بیٹا یاد رکھو کہ نہ بیماری میں موت ہے اور نہ صحت میں زندگی ہے۔ یہ سب خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔خلیفہ وقت کی دعائیں اس بچے کے ساتھ ہیں۔انشاءاللہ یہ صحت مند ہو جائے گا اور تم انشاءاللہ اس کی خوشیاں دیکھو گی۔اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں کی برکت سے خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر میرے بچے کو شفا عطا فرمائی۔اسی طرح کے بہت سارے اور واقعات بھی ہیں جو میرے بہن بھائیوں کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔

انہی میں سے ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ تقریباً دو سال پہلے جب میری باجی کو بریسٹ کینسر کی تکلیف ہو گئی تو امی یہاں تھیں اور باجی پاکستان میں تھیں۔باجی کی خواہش تھی کہ اس کنڈیشن میں جبکہ کیموتھیراپی ہو رہی تھی امی مجھے نہ دیکھیں۔امی بے حد پریشان تھیں اور ان کو یہ شک تھا کہ شاید یہ سب مجھے صحیح صورتحال نہیں بتا رہے۔ بہرحال امی جان نے اپنی دعاؤں پر زور دینا شروع کر دیا اور اپنے مولیٰ سے لو لگائی اور گریہ وزاری کی انتہا کر دی تو خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ خوشخبری دی۔امی نے دیکھا کہ چار ڈاکٹر ہیں جن میں سے ایک ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب دوسرے ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب اور تیسری ڈاکٹر نصرت صاحبہ اور چوتھے کا نام یاد نہیں رہا۔یہ چاروں فردوس (میری باجی) کے پاس کھڑے ہیں اور کہتے ہیں ''مبارک ہو''۔ دوسری خواب میں امی نے دو گٹھلیاں دیکھیں جو باجی فردوس نے انہیں پکڑائی ہیں اور امی نے بہت دور پھینک دی ہیں۔امی نے جب یہ دونوں خوابیں باجی کو سنائیں تو باجی نے حیران ہو کر بتایا کہ امی واقعی یہی تینوں ڈاکٹرز تھے اور چوتھی لاہور کی کینسر کی سپیشلسٹ ڈاکٹر تھیں اور گٹھلیاں بھی دو ہی تھیں۔چونکہ امی نے خوابیں ایسی دیکھی تھیں جس میں مبارکباد کے واضح الفاظ تھے اس لئے امی کا دل مطمئن ہو گیا اور پھر بفضل اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت اور امی کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے باجی کو شفا عطا فرمائی۔

امی اپنی زندگی کا ایک بہت ہی ایمان افروز واقعہ اس طرح مجھے بتایا کرتیں تھیں کہ تمہاری پیدائش سے پہلے ایک دفعہ میرے گردے میں پتھری ہو گئی اور تکلیف اس قدر بڑھی کہ پیشاب میں خون آنے لگ گیا اور میں سوکھ کر کانٹا ہو گئی۔اس پر تمہارے ابو جان مجھے جناح ہسپتال کراچی میں داخل کروا کر خود کسی ضروری کام سے واپس محمد آباد چلے گئے۔ہسپتال میں اکیلی رہ جانے کی وجہ سے میں بے انتہا پریشان تھی۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ اس بیماری کا علاج صرف آپریشن ہے لیکن یہ مریضہ بہت کمزور ہے۔اس پر میں نے اپنے خدا کے حضور بہت گریہ وزاری کی اور اپنے مولا سے التجا کی کہ خدایا میرے بچے بہت چھوٹے ہیں تو ان کے لئے ہی مجھے صحت اور زندگی دے دے اور معجزانہ طور پر اپریشن سے مجھے بچا لے۔دعا کرتے ہوئے آنکھ لگ گئی تو یہ شعر زبان پر جاری ہو گیا کہ ؎

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

اُدھر تکلیف بے انتہا تھی اور اِدھر دعاؤں پر زور تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بڑی واضح خواب دکھائی کہ دو ڈاکٹر ہیں اور آپس میں بحث کر رہے ہیں۔ ایک کہتا ہے آپریشن ہونا چاہیے اور دوسرا کہتا ہے نہیں ہونا چاہیے۔چنانچہ اگلے دن ایسے ہی ہوا کہ ڈاکٹرز راؤنڈ پر آئے۔ایک انگریز تھا اور ایک پاکستانی۔امی بتاتی تھیں کہ دونوں میرے بیڈ کے پاس کھڑے ہو کر کافی دیر انگلش میں باتیں کرتے رہے پھر جو پاکستانی ڈاکٹر تھا اس نے مجھے کہا بی بی یہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس مریضہ کا اپریشن ہونا چاہیے اور میں کہتا ہوں کہ یہ مریضہ بہت کمزور ہیں ان کا اپریشن کرنا ابھی مناسب نہیں۔آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا میرا کیا خیال ہو سکتا ہے۔میں تو اپنے مولا سے بس اس کا فضل مانگ رہی ہوں۔وہی مشکل کشا ہے۔اس پر ڈاکٹر تو چلے گئے لیکن تھوڑی دیر بعد ہی مجھے پیشاب کی حاجت ہوئی اور میں ٹائلٹ گئی تو ایک بڑی سی پتھری خود بخود نکل گئی۔اگلے دن میں نے وہ ڈاکٹر کو دکھائی تو ڈاکٹر بہت خوش اور حیران ہوا اور اس نے کہا کہ یہ تو مسئلہ ہی حل ہو گیا ہے اور پھر بفضل اللہ تعالیٰ ویسی تکلیف امی کو کبھی نہیں ہوئی۔ہاں بعض دفعہ گردوں میں ورم کی تکلیف ہو جایا کرتی تھی۔اس وقت جب امی جان ہسپتال میں تھیں اور سجدوں میں اپنے مولا کے حضور گریہ وزاری کرتی تھیں تو مریضوں نے اس کے نتیجہ میں آپ پر خدا تعالیٰ کے بے شمار فضل دیکھے تو ان میں سے اکثر لوگ اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے امی سے دعا کی درخواستیں کرنے لگے تو امی نے انہیں بتایا کہ میں نے دعا تو کی تھی لیکن یہ شفا مجھے اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف میرے پیارے حضرت مسیح موعود کے صدقے اور ان کی بیعت میں شامل ہونے کی برکت سے دی ہے۔تم بھی ان کی بیعت میں آجاؤ تو تمہارے اوپر بھی یہ فضل نازل ہونے لگیں گے۔

امی جان کی سب سے قابل تقلید نیکی یہ ہے کہ اپنی ایک بھتیجی اور ابو جان کی بھانجی کے تین بچوں سمیت بیوہ ہونے پر اپنے غیر شادی شدہ بیٹے کے ساتھ اس کی شادی کی اور پھر ان کے بچوں کو حقیقتاً دادی کا پیار دیا۔ان کے سکولوں میں داخلوں سے لے کر نماز اور دعائیں سکھانے اور قرآن پڑھانے تک کے سب کام اپنے ذمہ لے لیا۔یہ بات میری بھتیجیوں نے امی کی وفات پر خود ہم سب کو بتائی۔میری امی جان نے صرف اور صرف ان کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اپنی نندوں کے ساتھ اور ان کے بچوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کیا۔وفات پر ہر کسی نے اپنے واقعات سنائے۔میری آٹھ پھوپھیاں تھیں۔ دونوں چھوٹی پھوپھو امی کی وفات پر کہہ رہی تھیں کہ آج ہماری ماں ہم سے جدا ہو گئی ہیں۔ انہوں نے ہمیں پیار دیا۔نماز اور تہجد کی عادت ڈالی۔ گھر کا طریقہ سلیقہ سکھایا۔میری امی نے اپنے بھائی کے بچوں کو بھی پالا اور میری پھوپھو جو میری ممانی بھی تھیں اور جوانی میں وفات پا گئیں تھیں جبکہ ان کے بچے بہت چھوٹے تھے تو دو سال میری امی اپنے بچوں کو گھر میں چھوڑ کر ان کے پاس رہیں اور ان کے دو بڑے بچوں کی شادیاں کر کے چھوٹے بچوں کو ساتھ لے کر اپنے گھر واپس آئیں اور پھر ان کی شادیوں تک انہیں اپنے پاس ہی رکھا۔میری ماموں زاد بہن نے مجھے بتایا کہ بچپن میں میرے پیٹ میں درد ہوا کرتا تھا تو پھوپھو مجھے اپنے ساتھ چپکا کر سوتی تھیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات کو نیند میں مجھے اس کے درد کا پتہ ہی نہ چلے اور یہ ساری رات تکلیف میں گزار دے۔

میری بڑی باجی اور میری ماموں زاد بہن کی عمروں میں بہت کم فرق تھا لیکن امی ہمیشہ میری ماموں زاد بہن ہی کا ساتھ دیتیں اور کہا کرتیں کہ ان کی ماں نہیں ہے اور ان کے لئے تو میں خدا کے حضور جوابدہ ہوں۔ابھی وہ بچے کچھ بڑے ہوئے تھے کہ میری دوسری پھوپھی بہت بیمار ہو گئیں۔ مجھے یاد ہے کہ وہ فیصل آباد کے کسی ہسپتال میں داخل تھیں اور امی پورا وقت ان کے ساتھ ہوتی تھیں اور رات بینچ پر سوتی تھیں اور جتنی دفعہ وہ ہائے کرتیں امی اٹھ کر بیٹھ جاتیں اور یہ وقت ایک دو دن نہیں بلکہ مہینوں پر محیط تھا۔اور پھر ان کی وفات کے بعد امی نے ان کے بچوں کو بھی اپنے سینے سے لگا لیا۔ان کی چھوٹی بیٹی امی کی زندگی میں بھی بتایا کرتی تھیں اور مجھے بھی یاد ہے کہ ایک دفعہ اس کو لقوہ ہو گیا تو امی سخت پریشان ہوئیں۔ڈاکٹروں نے کچھ انجیکشن تجویز کئے جو چار چار گھنٹے بعد لگتے تھے۔اس کے لئے امی اس کو لے کر آدھی رات کو اور پھر سحری کے وقت فضل عمر ہسپتال جاتیں اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے اسے اس مرض سے شفا دی۔وہ کہا کرتی تھیں کہ خدا کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ میں پھوپھو کے اس احسان کو کبھی نہیں بھلا سکتی۔

اسی طرح ہمارے گھر میں امی کے سسرال اور میکے میں سے اکثر بچے پڑھنے کے لئے مستقل رہتے تھے کیونکہ اس وقت یہ عام رواج تھا کہ لوگ دوسرے شہروں اور دیہات سے بچوں کو ربوہ پڑھنے کے لئے بھیجا کرتے تھے تاکہ ربوہ کے مقدس ماحول میں بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اچھی تربیت بھی ہو سکے۔ان بچوں کی نگرانی میری امی اور بڑے بھائی جان کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی کوئی بدمزگی پیدا نہیں ہوئی۔سب ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے اور امی سب کے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک کرتی تھیں۔جو بچہ بھی گھر میں ہوتا امی کے سسرال سے ہو یا میکے سے، اس کے بیمار ہونے پر امی اس کے ساتھ ساری ساری رات جاگتیں اور تیمارداری کرتیں۔انتہائی کم آمدنی میں میری امی اور میرے بڑے بھائی پتہ نہیں کیسے اخراجات پورے کر لیتے تھے۔امی ہر سال رضائیوں کو ادھیڑ کر اس خوبصورتی سے سوٹوں سے غلاف بنا لیا کرتیں کہ کوئی پہچان نہ سکتا تھا۔کچھ نیا کپڑا لا کر مہمانوں کے لئے کچھ نئے بستر تیار کر لیتی تھیں۔پرانی پینٹوں کے کپڑوں سے اس قدر خوبصورت بستے ہمیں بنا کر دیتیں کہ لگتا تھا بہت مہنگا بستہ خریدا گیا ہے۔

کپڑوں کے ٹوٹوں سے میرے خوبصورت لباس تیار کرتیں کہ لگتا تھا کسی ڈیزائنر کے بنائے ہوئے ہیں اور لوگ ڈیزائن دیکھنے کے لئے لے جاتے۔اکثر رشتہ دار اور دوسری عورتوں نے امی سے سلائی اور بنائی سیکھی۔چارپائیاں تک خود بن لیتیں۔کروشیا کا کام، ازار بند بنانے، بنائی، سلائی کونسا کام تھا جو امی کو نہ آتا تھا۔سب کچھ خود کرتی تھیں۔پھوپھو کی بیٹیاں ربوہ میں رہا کرتی تھیں ان کو عیدیاں دینا اور ان کے بچوں کی پیدائش پر اپنے گھر کے کاموں کے ساتھ ساتھ ان کے گھروں کے کام بھی سنبھال لیا کرتیں اور بعض کو ان کے بچوں کی پیدائش پر بچوں کے خوبصورت کپڑے بھی بنا کر دیتیں۔میری پھوپھو کی بیٹیوں کی شادیوں پر کپڑوں کی سلائی کی ذمہ داری تقریباً امی پر ہی ہوتی تھی جو آپ احسن رنگ میں نبھاتیں اور خوش ہوتیں اور بدلہ میں کبھی کوئی خواہش نہ کی۔ ہماری دوسری والدہ کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کی تلقین کرتیں اور خود ان کی بیماریوں میں ان کی اس طرح تیمارداری کرتیں جیسی بہنوں کی بھی کوئی نہ کر سکتا ہوگا۔خود بھی امی اکثر بیمار رہتی تھیں۔گردے میں ورم ہو جاتی تھی۔ پتے میں پتھری بھی تھی جس کا پھر اپریشن بھی ہوا۔ اسی طرح جسم میں دردیں بہت ہوا کرتیں جس کے لئے اکثر رات کو مالش کرتی نظر آتیں اور بسا اوقات کاموں سے فراغت کے بعد ٹکور بھی کر رہی ہوتیں۔اس کے باوجود بہوؤں کے ساتھ ایسا حسن سلوک کرتیں کہ وہ کہتی ہیں امی نے واقعتاً ہمیں ماں کا پیار دیا۔اور امی کی سہیلیاں اور بعض رشتہ دار کہتیں کہ آپا جان آپ اتنا نہ کیا کریں کہ پھر ہماری بہوئیں اعتراض

کرتی ہیں۔کبھی گندم صاف کرنے یا رضائیاں سینے کا کام بہوؤں کو نہ دیتیں بلکہ خود ہی کرتیں۔ہم دونوں بہنوں کو کہتیں کہ اب وہ بھی میری بیٹیاں ہیں۔ان کے بچوں کو پالنے میں ان کا پورا پوار ساتھ دیتیں۔میری ایک بھابھی جرمنی میں لینگوئج سکول جاتی تھی۔شاید آٹھ یا نو ماہ کا کورس تھا۔امی نے اس کے آنے پر اس کے کہے بغیر ہی کہہ دینا کہ تم تھکی ہوئی ہوگی۔کھانا میں نے بنا دیا ہے پہلے کھانا کھالو پھر آرام کرنا اور اس کے بعد جو دل ہو کرنا۔یہ ایک دن کی بات نہ تھی بلکہ روزانہ کا معمول تھا۔میرے بڑے بھائی کی بیگم میری پھوپھو کی بیٹی ہیں۔لمبا عرصہ ہمیں ساتھ رہنے کا موقع ملا۔دس سال کا عرصہ بھائی جان ترکی میں بغرض تعلیم مقیم رہے اور وہ ہمارے ساتھ رہیں۔امی نے ہم سے بڑھ کر ان کو پیار دیا۔ان کو ان کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے ہر کام ان کے ساتھ مشورے سے کرتیں۔ساس بہو میں ہمیشہ بڑے پیار کا ایسا تعلق رہا کہ محلے میں اکثر لوگوں کو یہ پتہ ہی نہ لگتا تھا کہ یہ ساس بہو ہیں یا ماں بیٹی ہیں۔

بہوؤں سے حسن سلوک کی میں یہاں صرف دو مثالیں بیان کرتی ہوں۔ایک دفعہ میری بڑی بھابھی کے سر میں شدید درد تھی اور رات کا وقت تھا۔امی نے ان کا سر اپنی گود میں رکھ کر دبانا شروع کیا یہاں تک کہ بھابھی سوگئیں لیکن امی اسی طرح بیٹھی رہیں۔حتیٰ کہ رات دو تین بجے بھابھی کی اچانک آنکھ کھلی تو انہوں نے حیران ہو کر پوچھا کہ امی آپ ایسے کیوں بیٹھی ہیں؟ تو امی نے بتایا کہ بیٹا تم سوگئی تھی تو میں اس لئے بیٹھی رہی کہ میرے ہلنے سے کہیں تمہاری آنکھ نہ کھل جائے۔دوسرا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے کہ میری چھوٹی بھابھی کے ہاں جب بیٹی پیدا ہوئی تو امی ان کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتی رہیں۔امی جان نے اس وقت میری یہ ڈیوٹی لگائی کہ تم پانی ڈالو۔اب میرا دل کرے کہ اس طرح کے کپڑے کاش امی پھینک دیں یا کسی سے دھلوالیں۔میں بہت منہ بنا رہی تھی لیکن امی بضد تھیں کہ نہیں میری بچی کے کپڑے ہیں یہ میں نے خود اپنے ہاتھ سے دھونے ہیں۔ چارو ناچار مجھے پانی ڈالنا ہی پڑا اور امی نے وہ کپڑے دھو کر چھوڑے۔میری پیاری امی کے اپنی بہوؤں کے ساتھ حسن سلوک کے ایسے ان گنت واقعات ہیں کہ ع

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

امی کو اگر کسی سے کچھ دکھ ملے جو کہ اکثر ان کی زندگی کا حصہ تھے تو آپ نے کبھی بھی کسی سے شکوہ نہیں کیا بلکہ خدا کے حضور جھکتیں، خدا کے حضور گڑگڑاتیں اور خدا سے مدد مانگتیں اور ہمیں بھی یہی تلقین کرتیں۔2002ء میں میرے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ترکی میں اسیر راہ مولیٰ بنے تو ہم پریشانی میں امی کو فون کرتے۔کیونکہ سب بہن بھائیوں کو بڑے بھائی جان سے بہت پیار ہے اور امی جان ان کے بارے میں کہا کرتیں تھیں کہ شمس میں سے مجھے اپنی امی کی خوشبو آتی ہے۔اپنے اس بچے کی اسیری پر بھی امی نہیں گھبرائیں بلکہ بڑے سکون سے کہتیں کہ میں تو بالکل پریشان نہیں ہوں کیونکہ میرا بچہ خلیفہ وقت کے حکم پر دین کی خدمت کے لئے گیا ہے اور یہ میرے لئے بڑی سعادت ہے۔انشاء اللہ میرا بیٹا وہاں سے کندن بن کر نکلے گا۔حالانکہ امی کے چار بچے بچپن میں وفات پا چکے تھے جن میں سے ایک ساڑھے چار سال اور ایک دس ماہ کا تھا اور امی آج بھی ان کی باتیں بتایا کرتی تھیں لیکن اس کے باوجود امی نے اس موقعہ پر کسی تکلیف یا دکھ کا اظہار نہیں کیا بلکہ ہمیشہ یہ کہا کرتی تھیں کہ خدایا میرے بچوں کو دین کی خدمت کرنے والی لمبی زندگی دینا اور اگر انہوں نے نیک بننا ہے تو انہیں زندگیاں دینا۔

امی کی اس تڑپ اور دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ ان کی آدھی اولاد تو خدا کے فضل سے واقف زندگی ہے اور باقی ساری اولاد بھی کسی نہ کسی رنگ میں دین کی خدمت میں مصروف ہے۔واقفین زندگی میں سے ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب لندن میں ٹرکش ڈیسک میں کام کر رہے ہیں اور دوسرے بیٹے منیر احمد جاوید، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سیکرٹری ہیں اور ایک داماد مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ہیں۔آپ کے دوسرے داماد میرے میاں مکرم منصور احمد چیمہ صاحب بھی مختلف جماعتی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔

خود امی جان چندوں کی ادائیگی بہت زیادہ فکر سے کرتیں۔نماز پنجوقتہ التزام سے ادا کرتیں۔آخر وقت تک نماز تہجد ادا کرتی رہیں۔ ناشتہ ہمیشہ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد کرتیں اور رمضان میں دو سے تین دفعہ قرآن کریم کا دور مکمل کرتیں۔ امی جان کی یہ بڑی خوبی تھی کہ ہمارے بچوں کے ساتھ ایسا دوستانہ تعلق تھا کہ ہر بچہ امی کے ساتھ تقریباً اپنی ہر بات شیئر کرتا۔میں اکثر بیمار رہتی تھی اور میرے کافی زیادہ اپریشن بھی ہوئے۔اس لئے امی میری وجہ سے کافی پریشان رہا کرتیں تھیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کا اکثر وقت میری شادی کے بعد بھی میرے ساتھ ہی گزرا اور کچھ جماعتی کاموں کے کرنے کی وجہ سے بچوں کے معاملے میں بھی مجھے امی کی مدد کی ضرورت پڑتی بھی تو میرے جماعتی کاموں کی وجہ سے امی یہ ذمہ داری خوشی خوشی سنبھال لیتیں۔ اس لئے میرے بچوں کی تربیت میں تو بہت زیادہ حصہ میری امی کا ہے۔اگر کبھی بچہ کوئی بات نہ مان رہا ہوتا تو امی علیحدگی میں اس طرح سے کچھ وقت اس بچے کے ساتھ گزارتیں کہ کچھ ہی لمحوں میں نہ صرف وہ بچہ بدل چکا ہوتا بلکہ اپنی غلطی پر شرمندہ بھی ہوتا تھا۔سب بچوں میں جماعتی کاموں کا شوق پیدا کرتیں۔نماز کی پابندی کی عادت اتنے احسن انداز میں ڈالتیں کہ بچہ نمازوں کا عادی ہو جاتا۔قرآن کریم کی روزانہ تلاوت پر زور دیتیں۔امی جان کو اپنے بھائیوں اور ان کے بچوں کے ساتھ عشق کی حد تک محبت تھی اور وفات پر مجھے ان کے بکثرت فونوں سے محسوس ہوا کہ امی کے بھتیجے بھتیجیوں کو بھی امی سے بہت محبت تھی۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کا بہت خندہ پیشانی سے استقبال کرتیں۔اکثر بہت بیمار رہتی تھیں اور معدہ میں السر کی بھی تکلیف ہوگئی تھی۔پھر انتہائی مالی تنگی کا زمانہ بھی تھا لیکن پھر بھی ایک مہینہ پہلے ہی جلسہ کے مہمانوں کی تیاریاں شروع کر دیتیں۔ جب مہمانوں کی تعداد بہت بڑھ جاتی تو صحن میں چھولداری پہلے سے ہی منظور کروا کر لگواتیں اور ہمیشہ دوسروں کو آرام سے سلا کر خود جوتیاں ہٹا کر بچا کھچا بستر بچھا کر سو جاتیں اور صبح سب سے پہلے اٹھ کر وضو کے لئے پانی گرم کرتیں اور پھر نماز سے فارغ ہو کر پانی بھرنا شروع کر دیتیں جو کہ دن میں دو ٹائم ربوہ میں آیا کرتا تھا اور وقت مقرر تھا اور امی اس پانی کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیتی تھیں۔اس دوران بڑی بھابھی چائے کا انتظام کرتیں اور پھر دونوں ساس بہو مہمانوں کو ناشتہ پیش کرتیں۔ مہمان نوازی میں بڑی بھابھی اور بڑی باجی امی کی معاون ہوتیں۔ وفات پر بہت سے عزیزوں اور غیروں نے بھی جلسہ سالانہ ربوہ پر امی کی اس حد سے زیادہ مہمان نوازی کے قصے سنائے جن کا آج بھی ان کے دلوں پر گہرا اثر تھا اور شاید اسی لئے وہ جولائی کی شدید گرمی میں بھی امی کی نماز جنازہ میں شریک ہونے کے لئے پاکستان کے طول وعرض سے ربوہ تشریف لائے اور جو نہ آسکے انہوں نے فون کے ذریعہ امی کے لئے ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا۔

ایک دفعہ ربوہ میں روٹیاں پکانے والوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر روٹیاں پکانے سے انکار کر دیا تو حضور کا حکم آیا کہ لجنہ اپنے گھروں میں روٹیاں پکائیں۔امی نے اپنے مہمانوں کی خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ بغیر کسی کی مدد کے اکیلے روٹیاں پکا کر مرکز میں بھجوائیں۔ایک دفعہ مرکز سے محلوں میں صدریاں سی کر دینے کا حکم آیا تو امی جان نے وہ بھی سی کر دیں اور اس خدمت پر بہت خوش تھیں۔ ہماری امی کو دنیا کے عیش وآرام سے کوئی مطلب ہی نہ تھا۔امی جان نے ایک دفعہ کچھ زیور بنوایا لیکن جب حضور نے مریم شادی فنڈ کی تحریک فرمائی تو اپنی ساری چوڑیاں اتار کر اس میں پیش کر دیں۔ وفات سے پہلے بھی بیٹوں کو نصیحت کی کہ فلاں فلاں جگہ میرے پیسے پڑے ہیں وہ سیدنا بلال فنڈ میں پیش کر دینا۔امی کی وفات سے ڈیڑھ ماہ پہلے جب لاہور کے شہداء کا واقعہ پیش آیا تو امی کو اس کا بے انتہا صدمہ تھا۔ان دنوں امی منیر بھائی کے گھر سے کہیں اِدھر اُدھر نہ ہوتیں اور روز رات کو ان کے دفتر سے گھر واپس آنے کا صرف اسلئے انتظار کرتیں کہ ان سے شہداء کے لواحقین کے ایمان افروز واقعات سننے کی آپ کو تڑپ ہوتی تھی اور پھر اسی تڑپ سے ان کے لئے دعائیں بھی کرتیں۔حضور اقدس کی خدمت میں بھائی جان سے تعزیت کا خط بھی لکھوایا اور اپنے ہاتھ سے سیدنا بلال فنڈ میں 100 پونڈ بھی پیارے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ بھابھی کی بھی تعریف کرتیں کہ میری بڑی خدمت کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو جزاء دے۔آمین۔

غرض امی جان محبتوں کا ایک سمندر تھیں جس سے غیر بھی مستفیض ہوئے۔امی کی وفات پر ایک جرمن عورت جو میرے چھوٹے بھائی کی ماما بنی ہوئی ہیں۔انہوں نے امی کے ہر بچے سے روتے ہوئے افسوس کیا۔ان کے الفاظ یہ تھے کہ ”آپ کی ماں ایک نگینہ تھیں۔آپ کے خاندان کا ہیرا چلا گیا“۔انہوں نے بتایا کہ میں اور آپ کی امی الگ مذہب، کلچر اور زبان ہونے کے باوجود ایک تھیں۔ وہ میری گہری سہیلی تھیں۔ہم ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی بات کو اچھی طرح سمجھتی تھیں اور ایک دوسرے سے مل کر بے حد خوشی محسوس کرتی تھیں۔امی کے بارہ میں جہاں اس جرمن عورت کا یہ خیال تھا وہاں میرے بڑے بھائی کے بچپن کے ایک دوست جو خود بھی اب بڑھاپے کی دہلیز پر ہیں اور انہوں نے امی جان کی زندگی کو قریب سے دیکھا ہوا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ خالہ جان کی زندگی تو ان آیات کی مصداق تھی کہ نہ تو تیرے رب نے کبھی تجھے ترک کیا ہے اور نہ ہی کبھی اکیلے چھوڑا ہے۔دیکھ تو سہی کہ تیرے پیچھے آنے والی ہر گھڑی پہلے سے بہتر ہے اور ضرور تیرا رب تجھے وہ کچھ دے گا جس پر تو خوش ہو جائے گا۔(سورۃ الضحیٰ) اور یہی ہمارا مشاہدہ بھی ہے اور ہم نے ہمیشہ ان آیات کے مطابق ہی خدا کا اپنی ماں سے ان کی زندگی میں سلوک دیکھا اور آگے بھی اپنے پیارے مولا سے ہمیں یہی امید ہے کہ وہ ہمارا پیارا خدا امی جان سے یقیناً اس زندگی سے کہیں بڑھ کر اپنے دائمی پیار کا وہ سلوک کرے گا جس میں امی کی خوشیوں کے بڑے سامان ہونگے۔انشاء اللہ۔

زندگی کے آخری 25 سال امی جان اور ابو جان نے اکٹھے گزارے۔اس عرصہ میں آخر تک امی نے ابو جان کی بھرپور خدمت کی۔زندگی کے پہلے ادوار میں بھی جب ابو جان ربوہ آتے یا ہم سندھ جاتے تو امی ابو جان کی خدمت کا بھرپور حق ادا کرتیں۔جب تک صحت رہی ابو جان کے کپڑے تک خود سیتی تھیں اور ابو جان کو بھی کسی اور

کی سلائی پسند نہ تھی۔امی جان نے بیماری میں بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میرے واقفین زندگی بچے میرے پاس آئیں۔لگن تھی تو بس یہی کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ میرے آقا ان سے خوش ہوں اور میرے ساتھ بس میرے آقا کی دعائیں رہیں۔ جب بھی منیر بھائی جان کو حضور اقدس کے ساتھ دیکھتیں تو بے انتہا خوش ہوتیں اور بار بار شکر کے کلمات ادا کرتیں کہ یہ محض خدا کا فضل ہے ورنہ میں تو ایک مجبور، لاچار اور بے بس عورت تھی۔ میرے مولا نے میری سن لی۔اپنے بچوں کو دین کی خدمت کرتے دیکھ کر لگتا تھا جیسے انہیں ان کی منزل مل گئی ہے۔

امی کی دعاؤں کی برکت سے خاکسارہ کو بھی فرینکفرٹ کے ایک حلقہ کی صدر اور پھر نیشنل سیکرٹری تعلیم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی اور جب خاکسارہ اجتماعات میں تعلیمی پروگرام کروارہی ہوتی تو امی بے انتہا خوش ہوتیں۔مجھے یاد ہے دو دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی میں خاکسارہ کو تقریر کرنے کا موقع ملا تو میری امی اس پر اتنی خوش تھیں کہ گویا امی کے ارمان پورے ہو گئے ہیں اور جو چاہا تھا پالیا ہے۔ایک دفعہ نیشنل اجتماع جرمنی کے موقع پر میری پیاری امی جان کو انعامات تقسیم کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔اس وقت جب ہمیں اپنی ماں کی محنتوں کا ثمر اس رنگ میں ملا تو جہاں ہمارے دل خدا کی حمد وشکر سے بھر گئے وہاں ہماری پیاری امی جان بھی ان الفاظ میں اپنے مولا کا شکر ادا کرتی رہیں کہ ’’واہ میرے مالک! کہاں ایک بے بس اور مجبور عورت اور کہاں تیرا اتنا فضل اور عزت افزائی۔الحمدللہ۔الحمدللہ‘‘۔ غرض ان کی دعائیں ہمارے لئے اور ہماری اولاد کے لئے ہمیشہ دین سے وابستہ رہنے کے لئے ہی ہوتی تھیں۔دنیاوی مال بس اتنا مانگتیں جو ضرورتوں کے لئے کافی ہوتا۔

آخری بیماری میں بھی جو کہ دو ہفتوں پر محیط تھی انہوں نے یہ خواہش بالکل نہیں کی کہ میرا بیٹا منیر احمد جاوید چھٹی لے کر آجائے۔کبھی بھی ان کے کام میں اپنی بیماری یا اداسی کو حائل نہ ہونے دیتیں بلکہ وہ صحیح معنوں میں عہد بیعت اور لجنہ کے عہد کو نبھانے والی ایک ماں تھیں اور دعاؤں کے ذریعہ دین کی خاموش خدمت کرنے والی ایک خادمہ تھیں۔اب کچھ عرصہ سے امی جان لندن سے باہر کہیں جانے کو رضامند نہ ہوتی تھیں اور اس کی وجہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ان کو علم ہو چکا تھا کہ اب میری زندگی زیادہ نہیں رہی اور اس کا انہوں نے مجھ سے اظہار بھی کیا۔اس لئے وہ چاہتی تھیں کہ اب یہیں لندن میں رہوں تاکہ حضور میری نماز جنازہ پڑھائیں۔پچھلے سال امی جان نے میری باجی کے ساتھ جب حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا تو ملاقات میں حضور سے امی نے یہ کہہ بھی دیا کہ حضور بس میری ایک خواہش ہے کہ میری نماز جنازہ آپ پڑھائیں۔اس وقت تو حضور نے فرمایا کہ اللہ فضل کرے لیکن بالآخر وہ وقت بھی آہی گیا جس کا آنا ہر انسان کے لئے مقدر ہے۔اس وقت باوجود اس کے کہ امی لندن میں نہیں تھیں بلکہ جرمنی میں تھیں اور وہیں مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔تو حضور نے کمال شفقت فرماتے ہوئے نماز جمعہ کے ساتھ امی کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور بڑے ہی پیارے انداز میں اور بڑے ہی پیارے الفاظ میں امی کا ذکر خیر فرمایا اور پھر بہشتی مقبرہ دارالفضل میں ان کی تدفین کی اجازت عطا فرما کر تو اور بھی بڑا احسان ہم پر فرمایا کہ جس سے ہمارے ابا اور ہم سب بہن بھائیوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا صبر اور سکون ملا۔اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو اس کی بڑی جزاء دے اور ہمیشہ صحت وسلامتی والی لمبی فعال عمر عطا فرمائے۔آمین

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے امی کی زندگی میں اور وفات پر جس طرح بے مثال شفقت فرمائی اس کے بارہ میں سوچتے ہوئے ایک دن مجھے ماضی کی کچھ ایسی باتیں بھی یاد آگئیں کہ جن سے میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد وثناء سے لبریز ہو گیا اور وہ یہ تھیں کہ میری ماں کو اللہ کے فضل سے پہلے خلفاء کی شفقتوں سے بھی بھرپور حصہ ملتا رہا ہے جو یقیناً امی جان کی ان بے لوث قربانیوں اور بے قرار دعاؤں کا ہی ثمر تھا جن میں ہماری امی کی ساری زندگی گزری۔تحدیث نعمت کے طور پر صرف چند ایک واقعات کا تذکرہ کر دیتی ہوں۔ہمارے بچپن میں ایک دفعہ امی جان کی طبیعت کافی خراب تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو اس کا علم ہوا تو آپ نے محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو پیغام بھیجا کہ جلال شمس کی والدہ کا مکمل چیک اپ کروائیں اور ان کی دوائیوں کا خیال رکھیں اور پھر فزیو تھراپسٹ کو روزانہ گھر بھجوانے کا بھی انتظام فرمایا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی جب بھائی جان جلال شمس صاحب کی فیملی کو 1985ء میں لندن بلانے کی ہدایت فرمائی تو یہ ارشاد بھی فرمایا کہ ان کی والدہ کو بھی ساتھ ہی بھجوا دیں۔میرا خیال ہے کہ یہ عنایت اور لطف واحسان تو شاید ہی کسی واقف زندگی کی والدہ کو نصیب ہوا ہوگا۔اس طرح سے میرے مولا نے امی جان کے دل کی خواہش کو بغیر کسی درخواست کے خود ہی پورا فرما دیا اور انہیں اپنے بچوں کے پاس آنے کا موقع مہیا فرما کر ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پیدا فرمائے جن کی جدائی وہ کئی سالوں سے صبر سے برداشت کر رہی تھیں۔الحمدللہ علیٰ ذٰلک

اسے اتفاق کہیں یا خدا تعالیٰ کی مصلحت کہ امی کی وفات سے پہلے خاکسارہ کو زندگی میں پہلی دفعہ سورۃ یٰسین کی بڑی کثرت سے تلاوت کی توفیق ملی اور پھر میرے بھائی منیر جاوید اور میری باجی نے بتایا کہ امی کی وفات سے چند ہفتوں پہلے سے نمازوں کے دوران یَاَیَّتُھَا النَّفۡسُ ...... (یعنی اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔ راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔پس میرے بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ (سورۃ الفجر آیات 28-31) کے الفاظ خود بخود ہماری زبانوں پر جاری ہوجاتے تھے اور وجہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ لیکن چند ہفتوں بعد جب امی کی وفات ہوئی تو یہ حقیقت کھلی کہ خدا تعالیٰ نفس مطمئنہ رکھنے والی اپنی راضیۃً مرضیۃً بندی کی جدائی کے لئے ہمیں تیار کر رہا تھا۔

پورے پاکستان سے کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے تشریف لا کر امی جان کے جنازے میں شرکت کی اور امی کے خلوص اور محبتوں اور قربانیوں کا جس طرح بڑے احسن رنگ میں اور پیارے طریقوں سے تذکرہ کیا اس سے ہمیں اپنی امی کی زندگی پر رشک آتا ہے۔غرض میری جان، میری پیاری امی جان ہماری اس دنیا کی جنت کا ایک پھول تھیں۔وہ حقیقتاً ایک ہیرا تھیں۔ہمارے لئے دعاؤں کا ایک خزانہ تھیں۔اللہ تعالیٰ میری پیاری امی جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ہمیشہ امی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی دعاؤں کا وارث بنائے آمین۔ ع

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

میں قارئین سے اپنی والدہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے یہ بھی عرض کرنا چاہتی ہوں کہ وہ میرے ابو جان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو کہ ابھی تک گہرے غم کی حالت میں ہیں۔ساٹھ سال تک ان کا اور امی کا ساتھ رہا۔وہ ایک دوسرے کے ہمدرد اور غمخوار تھے۔اللہ اپنے فضل سے ابو جان کو صحت وعافیت والی فعال زندگی عطا فرمائے۔آمین

مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت کینیا میں پہلے ہومیو کلینک کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیا میں مکرم نعیم احمد چیمہ صاحب امیر ومشنری انچارج کینیا کی رپورٹ پر اس بات کی منظوری عطاء فرمائی تھی کہ کینیا میں مجلس نصرت جہاں کے تحت پہلے ہومیو کلینک کا آغاز کر دیا جائے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظوری عطاء فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

’’ٹھیک ہے۔ڈاکٹر کیلئے نصرت جہاں، ربوہ کو لکھ دیں۔‘‘

تعمیل ارشاد میں یہاں سے مکرم ہومیو ڈاکٹر اسد احمد صاحب ابن مکرم ناصر احمد صاحب آف گلشن اقبال کراچی کا تقرر تجویز کیا گیا۔ جسے پیارے آقا نے منظور فرمایا۔مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے 2001ء میں DHMS کا امتحان پاس کیا تھا۔اور تقرر سے پہلے کراچی میں اپنا ہومیو کلینک چلاتے تھے۔ 27 مئی 2010ء کو مکرم ڈاکٹر صاحب خیریت سے نیروبی پہنچ گئے۔اور کلینک کے افتتاح کی تیاری شروع کر دی۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اطلاع ملی ہے کہ مورخہ 25 ستمبر 2010ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر جماعت احمدیہ کینیا کے پہلے ہومیو کلینک کا ایک پُروقار تقریب کے ذریعہ افتتاح کر دیا گیا ہے۔ اس تقریب میں 50 کے قریب مہمان شریک ہوئے۔جن میں مقامی احمدی احباب بھی تھے۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر اسد احمد صاحب (واقف ڈاکٹر) نے ہومیوپیتھی کا مختصراً تعارف کروایا اور اس طریقہ علاج پر روشنی ڈالی۔ نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اس خواہش کا ذکر کیا کہ اس طریق علاج کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔

بعد ازاں مکرم نعیم احمد صاحب چیمہ امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ کینیا نے اپنے خطاب اور چند دعائیہ کلمات اور نیک خواہشات کے ساتھ اس کلینک کے افتتاح کا اعلان فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی۔اس جگہ یہ ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ اس ہومیو کلینک سے قبل اس ملک میں ہمارے تین طبی ادارے پہلے ہی کام کر رہے ہیں۔ جوشیانڈا، کسوموں اور ممباسہ میں عوام الناس کی خدمت کر رہے ہیں۔

شیانڈا میں ہمارے واقف زندگی مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب کو خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور حال ہی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کسوموں اور ممباسہ کیلئے نئے ڈاکٹر صاحبان کا تقرر منظور فرمایا ہے جو عنقریب میدان عمل میں پہنچ کر خدمت شروع کر دیں گے۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہمارے تمام واقفین کو مقبول خدمت کی توفیق عطاء کرتا رہے۔آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 104245 میں حافظہ عائشہ ماہم

بنت مقصود احمد قوم وڑائچ پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-09-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔حافظہ عائشہ ماہم گواہ شد نمبر 1 چوہدری مقصود احمد ولد چوہدری نصر اللہ گواہ شدنمبر 2 طٰہٰ عثمان ولد مقصود احمد

مسل نمبر 104246 میں صابرہ سلطانہ

زوجہ شاہد محمود قوم کنن سیال پیشہ ٹیچر عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-09-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 76 گرام اندازاً مالیت (2) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/40,000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/9000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے الامتہ۔صابرہ سلطانہ گواہ شد نمبر 1 ساجد منور وصیت 33702 گواہ شدنمبر 2 احمد علی ولد محمد یوسف

مسل نمبر 104247 میں بشارت احمد

ولد صوفی بشیر احمد قوم سندھو جٹ پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/6000 روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔بشارت احمد گواہ شدنمبر 1 محمد ناصر ولد محمد طارق صفدر گواہ شدنمبر 2 داؤد احمد ولد ناصر احمد

مسل نمبر 104248 میں بشریٰ بشارت

زوجہ بشارت احمد قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14-08-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی ایک تولہ اندازاً مالیت-/38000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/35000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔بشریٰ بشارت گواہ شدنمبر 1 محمد ناصر ولد محمد طارق صفدر گواہ شدنمبر 2 داؤد احمد ولد ناصر احمد

مسل نمبر 104249 میں عابدہ متین

زوجہ محمد یعقوب منگلا قوم منگلا پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی الف ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-09-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور وزنی 77 گرام 530. ملی گرام اندازاً مالیت-/220,000 روپے (2) نقد رقم مبلغ-/8000 روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/50,000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔عابدہ متین گواہ شدنمبر 1 لئیق احمد ولد محمد شفیع منگلا گواہ شدنمبر 2 محمد یعقوب منگلا ولد محمد شفیع منگلا

مسل نمبر 104250 میں سیما حامد

زوجہ حامد احمد عباسی قوم مرزا پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز صدرانجمن احمدیہ ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-09-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/US $ 15000 (2) طلائی زیور وزنی 200 گرام اندازاً مالیت-/760,000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ-/8000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے الامتہ۔سیما حامد گواہ شدنمبر 1 حامد احمد عباسی ولد طاہر عباسی گواہ شدنمبر 2 وحید احمد ولد خلیل احمد ناصر

مسل نمبر 104251 میں حافظ طاہر احمد

ولد فضل احمد شاہد قوم بھٹی پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 03-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1060 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حافظ طاہر احمد گواہ شدنمبر 1 مبشر احمد ولد فضل احمد شاہد گواہ شدنمبر 2 فضل احمد شاہد وصیت 22705

مسل نمبر 104252 میں راشدہ فاروق

زوجہ فاروق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی طاہر ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-06-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/50,000 روپے (2) طلائی زیور وزنی 7 ماشے 5 رتی اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔راشدہ فاروق گواہ شدنمبر 1 فاروق احمد ولد عبدالشکور گواہ شدنمبر 2 ملک محمد محسن سلیم ولد ملک محمد اسحاق

مسل نمبر 104253 میں ناصر احمر

ولد محبوب انور ملک قوم ملک اعوان پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔ناصر احمد گواہ شدنمبر 1 ناصر حفیظ ملک وصیت 34091 گواہ شدنمبر 2 مبشر احمد اطہر وصیت 58430

مسل نمبر 104254 میں ملک ظفر اللہ خان

ولد عطاء اللہ قوم جٹ وسیر پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ملک ظفر اللہ خان گواہ شدنمبر 1 عبدالجبار ولد سلطان محمود گواہ شدنمبر 2 نصر اللہ ولد عطاء اللہ

مسل نمبر 104255 میں مقصود احمد

ولد محمود احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔مقصود احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز ولد عبداللطیف گواہ شدنمبر 2 حافظ داؤد احمد ولد مرزا ارشد نسیم احمد

مسل نمبر 104256 میں نوید احمد

ولد رشید احمد قوم لکھن پال پیشہ کاروبار (موبائل) عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1500 روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نوید احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالجبار ولد سلطان محمود گواہ شدنمبر 2 نصر اللہ ولد عطاء اللہ

مسل نمبر 104257 میں سجیل احمد

ولد محمد اکرم قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300

روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بجیل احمد گواہ شد نمبر 1 نصر اللہ ولد عطاء اللہ گواہ شد نمبر 2 بلال احمد ناصر ولد عبدالحمید ناصر

مسل نمبر 104258 میں عدنان احمد

ولد وسیم احمد قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عدنان احمد گواہ شد نمبر 1 بلال احمد ناصر ولد عبدالحمید ناصر گواہ شد نمبر 2 نصر اللہ ولد عطاء اللہ

مسل نمبر 104259 میں حافظ داؤد احمد

ولد مرزا ارشد نسیم احمد قوم مغل پیشہ ٹیچنگ عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حافظ داؤد احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز ولد عبداللطیف گواہ شد نمبر 2 نصر اللہ ولد عطاء اللہ

مسل نمبر 104260 میں نوید احمد

ولد عبادت علی قوم مہر (آرائیں) پیشہ مزدوری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نوید احمد گواہ شد نمبر 1 جری اللہ ولد حمید اللہ گواہ شد نمبر 2 نصر اللہ ولد عطاء اللہ

مسل نمبر 104261 میں شاہد اقبال

ولد رانا محمد اقبال قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شاہد اقبال گواہ شد نمبر 1 حافظ داؤد احمد ولد مرزا ارشد نسیم احمد گواہ شد نمبر 2 عبدالعزیز ولد عبداللطیف

مسل نمبر 104262 میں رانا لقمان احمد

ولد رانا سعید احمد قوم رانا پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا لقمان احمد گواہ شد نمبر 1 نصر اللہ ولد عطاء اللہ گواہ شد نمبر 2 عبدالجبار ولد سلطان محمود

مسل نمبر 104263 میں خالد ولید احمد قمر

ولد ملک ابرار احمد قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خالد ولید احمد قمر گواہ شد نمبر 1 حافظ داؤد احمد ولد مرزا ارشد نسیم گواہ شد نمبر 2 نصر اللہ ولد عطاء اللہ

مسل نمبر 104264 میں نبیل احمد گلزار

ولد نثار احمد گلزار قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-08-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نبیل احمد گلزار گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز ولد عبداللطیف گواہ شد نمبر 2 حافظ داؤد احمد ولد مرزا ارشد نسیم احمد

مسل نمبر 104265 میں روبینہ حفیظ

بنت حفیظ احمد گھمن قوم گھمن پیشہ طالبعلم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی حمد ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-10-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روبینہ حفیظ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد گھمن ولد چراغ دین گھمن گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد گھمن ولد حفیظ احمد گھمن

مسل نمبر 104266 میں انیس احمد

ولد شیخ رفیق احمد قوم شیخ پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی حمد ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-03-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انیس احمد گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد شہزاد وصیت 41007 گواہ شد نمبر 2 منصور احمد طاہر وصیت 32438

مسل نمبر 104267 میں فائقہ حمید

بنت عبدالحمید قوم جٹ وینس پیشہ طالبعلم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی حمد ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-08-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فائقہ حمید گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید ولد غلام احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2 ظہیر احمد ولد عبدالحمید

مسل نمبر 104268 میں بلال محمود سندھی

ولد ممتاز احمد مرحوم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی شکر ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-05-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4650 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بلال محمود سندھی گواہ شد نمبر 1 بشارت محمود ولد گل نور احمد گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت 26824

مسل نمبر 104269 میں طیب جمیل احمد

ولد خلیل احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی محمود ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طیب جمیل احمد گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد وصیت 72221 گواہ شد نمبر 2 اسامہ باسل ولد مظفر احمد

مسل نمبر 104270 میں شاہدہ پروین

زوجہ مصدق احمد ناصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-08-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور اندازاً مالیتی -/12000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/13000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاہدہ پروین گواہ شد نمبر 1 مصدق احمد ناصر ولد نعمت اللہ گواہ شد نمبر 2 سمیر صبغۃ اللہ ولد مصدق احمد ناصر

مسل نمبر 104271 میں سحر انساء

بنت مصدق احمد ناصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالبعلم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ بشیر آباد ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-09-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری

کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)طلائی زیور (انگوٹھی) اندازاً مالیت-/3500روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ-/500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سحر النساء گواہ شد نمبر 1 مصدق احمد ناصر ولد نعمت اللہ گواہ شد نمبر 2 سمیر صبغۃ اللہ ولد مصدق احمد ناصر

مسل نمبر 104272 میں فواد احمد

ولد عبدالرزاق مرحوم قوم بھٹی پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-08-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فواد احمد گواہ شد نمبر 1 افضل جاوید ولد اشرف نیاز گواہ شد نمبر 2 منیب احمد ولد عبدالرزاق

مسل نمبر 104273 میں نسیم اختر

زوجہ ڈاکٹر ارشاد احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-09-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)طلائی زیور وزنی 5 گرام 20. ملی گرام اندازاً مالیتی-/9000روپے(2)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/2000روپے (3) نقد رقم (از ترکہ والدین) مبلغ -/50,000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نسیم اختر گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر ارشاد احمد ولد سلطان احمد گواہ شد نمبر 2 حاجی مراد احمد ولد سلطان احمد

مسل نمبر 104274 میں شرجیل اقبال

ولد ظفر اقبال قوم شیخ پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شرجیل اقبال گواہ شد نمبر 1 سیف اللہ خالد ولد ملک رشید احمد گواہ شد نمبر 2 عباس احمد ولد نصیر احمد

مسل نمبر 104275 میں ابرار احمد

ولد ناصر احمد قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-08-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ابرار احمد گواہ شد نمبر 1 ملک بشیر احمد ولد ملک عزیز احمد گواہ شد نمبر 2 عطاء المعین ولد نعیم احمد طاہر

مسل نمبر 104276 میں نبیل احمد مظفر

ولد مظفر احمد قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نبیل احمد مظفر گواہ شد نمبر 1 حافظ کامران احمد ولد بشارت اللہ گواہ شد نمبر 2 عطاء المعین ولد نعیم احمد طاہر

مسل نمبر 104277 میں رفاقت انور

ولد نصیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی احد ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-08-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)حق مہر ادا شدہ مبلغ -/50,000روپے (2)طلائی زیور وزنی ایک تولہ اندازاً مالیت (3) مویشی مالیتی-/20,000روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ-/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔رفاقت انور گواہ شد نمبر 1 شریف احمد علوی ولد غلام نبی گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد علوی ولد شریف احمد علوی

مسل نمبر 104278 میں آصفہ سلطانہ

بنت سلطان احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت 2003ء ساکن دارالعلوم جنوبی احد ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-09-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)طلائی زیور (کانٹے ،لاکٹ) اندازاً مالیتی-/76000روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔آصفہ سلطانہ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد علوی ولد غلام نبی گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد ولد احمد خان

مسل نمبر 104279 میں ماہم توصیف خاں

بنت توصیف الرحمان خاں قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب غربی ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-08-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1)طلائی زیور وزنی 1 گرام 600. ملی گرام اندازاً مالیت-/5500روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ماہم توصیف خاں گواہ شد نمبر 1 شیخ الرحمان خاں ولد توصیف الرحمان خاں گواہ شد نمبر 2 رانا توصیف الرحمان خاں ولد چوہدری طفیل احمد خاں

مسل نمبر 104280 میں عتیق احمد عزیز

ولد عبدالعزیز مرحوم قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب غربی ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) رہائشی مکان برقبہ 5 مرلے۔اس وقت مجھے مبلغ-/6000 روپے ماہوار بصورت آمد دوکان مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عتیق احمد عزیز گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد وارث وصیت 38279 گواہ شد نمبر 2 شاہد اقبال وصیت 50706

مسل نمبر 104281 میں سلطان احمد

ولد محمد اسماعیل (مرحوم) قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-09-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)رہائشی پلاٹ برقبہ 5 مرلے واقع موضع چھنی کھچی (Ext مسرور کالونی) ربوہ اندازاً مالیت-/450,000روپے (2)موٹر سائیکل اندازاً مالیت -/45000روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ-/35000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سلطان احمد گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر باجوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالجبار ولد میاں فضل دین (مرحوم)

مسل نمبر 104282 میں مسرت سلطان

زوجہ سلطان احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-09-09 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)طلائی زیور وزنی 15 تولے اندازاً مالیتی-/450,000روپے (2)حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/20,000روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مسرت سلطان گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر باجوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالجبار ولد میاں افضل دین

مسل نمبر 104283 میں دانیال احمد

ولد سلطان احمد قوم کھوکھر پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع چینوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10-09-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔وراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔دانیال احمد گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر باجوہ گواہ

شدنمبر2 عبدالجبار ولد میاں فضل دین مرحوم

مسل نمبر 104284 میں شبانہ صدف

بنت سلطان احمد قوم کھوکھر پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 09-09-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔شبانہ صدف گواہ شدنمبر1 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر باجوہ گواہ شدنمبر2 فضل احمد ولد محمد اسلم

مسل نمبر 104285 میں عطاء اللہ

ولد میاں محمد اکرم قوم ہنجرا پیشہ زمیندارہ عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) مشترکہ رہائشی مکان برقبہ 10 مرلے (میں $\frac{1}{3}$ حصہ) واقع دارالرحمت وسطی ربوہ اندازاً مالیت -/3550000 روپے ۔اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/100,000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عطاء اللہ گواہ شدنمبر1 طارق محمود منگلا ولد محمد عبد اللہ گواہ شدنمبر2 میاں غلام حسین ولد میاں غلام رسول

مسل نمبر 104286 میں مبارک احمد

ولد عبدالسلام قوم بھٹی پیشہ ٹیلرنگ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) مشترکہ رہائشی پلاٹ (میں $\frac{1}{9}$ حصہ) برقبہ 10 مرلے واقع دارالصدر ربوہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مبارک احمد گواہ شد نمبر1 برکات احمد ولد عبد الرزاق گواہ شدنمبر2 مسعود احمد ولد عبدالمالک

مسل نمبر 104287 میں محمد لقمان

ولد منور احمد مانگٹ قوم مانگٹ پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد لقمان گواہ شدنمبر1 منور احمد مانگٹ ولد محمد سلیمان گواہ شدنمبر2 برکات احمد ولد عبدالرزاق

مسل نمبر 104288 میں شاہ زیب چیمہ

ولد مظفر اقبال چیمہ قوم چیمہ پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شاہ زیب چیمہ گواہ شدنمبر1 چوہدری محمد افتخار احمد ولد چوہدری فرزند علی گواہ شدنمبر2 خواجہ برکات احمد ولد عبدالرزاق

مسل نمبر 104289 میں صارم احمد

ولد ڈاکٹر طاہر احمد قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-09-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔صارم احمد گواہ شدنمبر1 چوہدری محمد افتخار باجوہ ولد چوہدری فرزند علی خان گواہ شدنمبر2 خواجہ برکات احمد ولد عبدالرزاق

مسل نمبر 104290 میں صدف احمد

بنت محمود احمد خورشید قوم گل جٹ پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-09-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور وزنی 3 ماشے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔صدف احمد گواہ شدنمبر1 محمود احمد خورشید ولد عبدالمنان گواہ شدنمبر2 خواجہ برکات احمد ولد عبدالرزاق

مسل نمبر 104291 میں امۃ النصیر

زوجہ دبیر احمد قریشی قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19-09-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/30,000 روپے (2) طلائی زیور وزنی 3 تولے اندازاً مالیت -/120,000 روپے (3) نقد رقم مبلغ -/30,000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امۃ النصیر گواہ شد نمبر1 نصیر احمد قریشی وصیت 23096 گواہ شدنمبر2 حافظ کلیم احمد قریشی وصیت 60688

مسل نمبر 104292 میں صبغۃ النور

بنت مبارک احمد قوم ...... پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-09-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔صبغۃ النور گواہ شد نمبر1 ناصر حفیظ ملک وصیت 34091 گواہ شدنمبر2 سعود رفاقت ولد عبدالمالک

مسل نمبر 104293 میں بلقیس بیگم

زوجہ محمد افضل چٹھہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ ضلع چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-08-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) رہائشی پلاٹ برقبہ 3 مرلے واقع طاہر آباد شرقی ربوہ (2) طلائی زیور وزنی 35 گرام 470. ملی گرام اندازاً مالیت -/10843 روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/1500 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔بلقیس بیگم گواہ شدنمبر1 عرفان اللہ ولد کرامت اللہ گواہ شدنمبر2 اویس احمد ولد اعجاز احمد

مسل نمبر 104294 میں نبیل احمد

ولد محمد یوسف قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیفیہ پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-06-09 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔نبیل احمد گواہ شدنمبر1 شکیل احمد غازی ولد محمد یوسف گواہ شدنمبر2 عبدالاعلیٰ نجیب ولد منظور احمد

مسل نمبر 104295 میں آسیہ محمود

زوجہ محمود احمد قوم کلو جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اپر کالونی پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-08-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بصورت زیور وزنی 10 تولے مالیتی -/40,0000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے الامتہ۔آسیہ محمود گواہ شد نمبر1 محمد صدیق ولد حبیب اللہ گواہ شدنمبر2 افتخار احمد صیام ولد طارق سلیم

مسل نمبر 104296 میں شمیم اختر

زوجہ تنویر احمد قوم علوی پیشہ ٹیچر عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اپر کالونی پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20-08-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/60,000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/11637 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔شمیم اختر گواہ شدنمبر1 محمد صدیق ولد حبیب اللہ گواہ شدنمبر2 افتخار احمد صیام ولد طارق سلیم

☆......☆......☆......☆......☆......☆

اطلاعات واعلانات

نمایاں کامیابی

مکرم احمد عالم وسیم صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ دارالذکر لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم رافع عالم صاحب نے محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کیمبرج کے امتحان اے لیول منعقدہ 2010ء میں سٹریٹ As اور ایک A☆ حاصل کیا ہے۔ اور اب GIK یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ موصوف کے لئے یہ کامیابی مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عبدالسمیع ہنجرا صاحب نظارت امور عامہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم میاں نور حیات نون صاحب صدر جماعت احمدیہ ہلال پور ضلع سرگودھا کا بائی پاس طاہر ہارٹ ربوہ میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالباری قیوم شاہد صاحب ایم۔اے ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

دو سال قبل خاکسار کا ہرنیا کا آپریشن کراچی میں ہوا تھا جس کے قریباً چھ ماہ بعد پھر شکایت پیدا ہوگئی۔ چنانچہ دوبارہ آپریشن 20/اکتوبر 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیابی سے ہوا ہے۔ نیز خاکسار کی آنکھ میں کالے موتیے کی شکایت بھی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بچائے اور جلد کامل صحت کے ساتھ فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم منور احمد صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی امۃ الحفیظ لبنیٰ صاحبہ زوجہ مکرم عبدالقدوس صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ کچھ دنوں سے کافی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے کمر میں درد رہتا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک نصیر احمد صاحب انسپکٹر نظارت مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سسر مکرم ملک محمد اکرم صاحب دارالصدر غربی لطیف گزشتہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم چوہدری نسیم احمد کاشمیری صاحب مربی سلسلہ اصلاح و ارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ دانش بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی محمد اکبر صاحب انتہائی تشویشناک حالت میں لندن کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ نیز میرے والدین بیمار ہیں اسی طرح میری بیٹی لبانہ نسیم بھی پوری طرح سے صحت مند نہیں رہتی سب کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا کے حسنات سے نوازے۔ آمین

اردو شاعر۔ اسماعیل میرٹھی

اسماعیل میرٹھی اردو کے نامور شاعر اور معلم تھے۔ 12 نومبر 1844ء کو قصبہ لاڑ ضلع میرٹھ میں پیروں اور مشائخ کے گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام مولوی پیر بخش تھا جو میرٹھ کے ایک مشہور مشائخ و صوفی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔

ابتدائی تعلیم میرٹھ ہی میں حاصل کی۔ ان کے استاد مرزا رحیم بیگ نے مرزا غالب کی کتاب قاطع برہان کے جواب میں ایک رسالہ ساطع برہان تحریر کیا تھا۔ ان کی شاگردی نے اسماعیل میرٹھی کی ادبی جلا میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

ابتدائی تعلیم کی تکمیل کے بعد مولانا محکمہ تعلیم میں مدرس ہوگئے پھر انہوں نے عربی زبان میں استعداد حاصل کی۔

اسی ملازمت کے دوران ان کے ایک ساتھی جناب قلق میرٹھی نے بچوں کے لئے کچھ نظمیں انگریزی سے اردو میں منظوم ترجمہ کیں تو یہ نظمیں اسماعیل میرٹھی کی نظر سے بھی گزریں۔

یہ نظمیں انہیں اتنی پسند آئیں کہ قلق صاحب کی مدد سے وہ خود بھی انگریزی سے اردو میں نظمیں ترجمہ کرنے لگے۔ جب مشق زیادہ بڑھی تو انہوں نے اسی نوعیت کی مختلف طبع زاد بھی کہیں اور اپنی چند نظموں کا ایک مجموعہ ''ریزۂ جواہر'' کے نام سے 1880ء میں شائع کرڈالا۔

ان دنوں مولوی ذکاء اللہ بچوں کیلئے نصابی کتاب مرتب کررہے تھے۔ انہیں اسماعیل میرٹھی کی متعدد نظمیں اپنی نصابی کتابوں میں شامل کیں جن سے اسماعیل میرٹھی کی شہرت پورے برصغیر میں پھیل گئی۔

اسی زمانے میں مولانا محمد حسین آزاد نے لاہور میں نظموں کے مشاعرے کا ڈول ڈالا تو ان کی فرمائش پر اسماعیل میرٹھی نے کئی عمدہ مثنویاں تخلیق کیں۔

1888ء میں مولوی صاحب آگرہ کے سنٹرل نارمل سکول میں ہیڈ مولوی ہوگئے۔ یہ بڑا باعزت اور علمی عہدہ تھا۔ آگرہ کے علمی اور ادبی ماحول نے اسماعیل میرٹھی کے شاعرانہ شعور کو پروان چڑھانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ اس زمانے میں انہوں نے کئی خوبصورت مثنویاں اور نظمیں تخلیق کیں۔ جن کی داد خواجہ الطاف حسین حالی نے بھی دی۔

1892ء میں مولوی اسماعیل میرٹھی نے بچوں کے لئے اردو زبان کا قاعدہ اور اردو کی پہلی کتاب مرتب کی۔ یہ دونوں کتابیں پہلی مرتبہ 1892ء ہی میں طبع ہوئیں۔ یہ کتابیں اس قدر پسند کی گئیں کہ مولوی صاحب نے اس سلسلہ کی مزید چار کتابیں تصنیف کیں۔ 1894ء میں ان کا یہ سلسلہ ٹیکسٹ بک کمیٹی نے منظور کرلیا اور ڈائریکٹر سرشتۂ تعلیم کے حکم سے یوپی کے تمام ابتدائی مدرسوں میں یہی سلسلہ داخل نصاب ہوا۔

مولوی اسماعیل میرٹھی کی تیار کردہ ان درسی کتب کے زیادہ تر مضامین، نظمیں، حکایات، کہانیاں خود ان کی طبع زاد ہیں اور کچھ فارسی اور انگریزی سے ماخوذ ترجمے ہیں۔ ان کی یہ درسی کتب ایک صدی گزرنے کے بعد بھی بچوں کے ادب میں اسی مقبولیت اور اہمیت کی حامل ہیں۔

اسماعیل میرٹھی اور محمد حسین آزاد کے علاوہ، درسی کتب تیار کرنے والے بیشتر مرتبین نے اردو کے کلاسیکی سرمائے اور معاصر شعراء و ادبا کی منتخب تخلیقات نظم و نثر مرتب کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ لیکن اسماعیل میرٹھی کا کام عام مرتبین سے زیادہ منفرد، مختلف اور زیادہ مفید ہے۔

ان کی حکایات میں سے بیشتر کے ماخذ فارسی کی بستان حکمت اور انوار سہیلی ہیں۔ لیکن اسماعیل میرٹھی نے ان سلیقے سے لکھا ہے کہ وہ آج تک لطف دیتی ہیں باجے کا بھوت، ایک شیر اور چیتا، خودرائی کا نتیجہ، محمود غزنوی اور بڑھیا اور محنت سونے سے بہتر ہے ان کی مشہور کہانیاں ہیں۔

اس کے علاوہ ان درسی کتب میں مختلف النوع معلوماتی اور تاریخی مضامین بھی شامل کئے گئے تھے۔ ریلوے انجن کا موجد جارج، چھاپہ کی ایجاد، قوس قزح، ارسطو، جلال الدین محمد اکبر، راجہ بکرماجیت اور نور جہاں اس نوع کے بہترین مضامین ہیں۔

ساتھ ہی ساتھ اسماعیل میرٹھی نے بچوں کے لئے مختلف موضوعات پر بہت سی نظمیں بھی لکھیں۔ ان نظموں میں اخلاقیات پر زور دیا گیا ہے۔ لیکن اخلاقی اقدار اور تعلیمی ضروریات پر اس توجہ کے باوصف اسماعیل میرٹھی کی نظمیں اور مضامین کہیں بھی غیر دلچسپ نہیں ہونے پائے۔ ان کا طرز نگارش بہت آسان، سادہ اور دلچسپ ہے۔ بارش کا پہلا قطرہ، ایک جگنو اور بچہ، پن چکی، دال کی فریاد، چیونٹی، ایک پودا اور گھاس، اسلم کی بلی، ایک کتا اور اس کی پرچھائیں، ایک گھوڑا تھا نہایت عیب دار، ہماری گائے اور صبح کی آمد اسماعیل میرٹھی کی ایسی نظمیں ہیں۔ جو آج بھی روز اول کی طرح مقبول ہیں۔

اسماعیل میرٹھی نے نظموں میں مختلف تجربے بھی کئے ان کی نظم تاروں بھری رات اردو کی پہلی معریٰ کہلاتی ہے۔ چڑیا کے بچے ان کی ایک اور معریٰ نظم ہے۔

ان نظموں میں انہوں نے ایسے متعدد شعر کہے جو آج بھی زبان زد خاص و عام ہیں۔ مثلاً

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں

بد کی صحبت میں مت بیٹھو بد کا ہے انجام بُرا
بد نہ بنے تو بد کہلائے بد اچھا بد نام بُرا

اگر تھوڑا تھوڑا کرو صبح و شام
بڑے سے بڑا کام بھی ہو تمام

رب کا شکر ادا کر بھائی
جس نے ہماری گائے بنائی

نہر پر چل رہی ہے پن چکی
دُھن کی پوری ہے کام کی پکی

مولوی اسماعیل میرٹھی نے اور بھی تصانیف یادگار چھوڑیں۔ جن میں سوانح حیات امیر خسرو، تذکرہ غوثیہ اور مثنوی فکر حکیم خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

آپ کو حکومت برطانیہ نے خان صاحب کا خطاب بھی دیا تھا۔ مولوی اسماعیل میرٹھی کی وفات یکم نومبر 1917ء کو میرٹھ ہی میں ہوئی اور وہیں پیوند خاک ہوئے۔ وہ بلاشبہ اردو میں بچوں کے سب سے بڑے ادیب اور شاعر تھے۔

☆......☆......☆

ملازمت کے مواقع

ہائیر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کو سیکیورٹی سپروائزر، آئی ٹی ایڈمنسٹریٹر، اسسٹنٹ آڈٹ آفیسر، اسسٹنٹ انچارج، اسسٹنٹ، سینئر کارپینٹر، پلمبر، ڈرائیور، ڈسپیچ رائیڈر، کک، ہیلپرز اور ریکارڈ سٹور درکار ہیں۔ 23 نومبر 2010ء سے قبل درخواستیں بنام محمد عارف ڈپٹی ڈائریکٹر پرسانل ہائیر ایجوکیشن کمیشن سیکٹر H-9 اسلام آباد بھجوائی جاسکتی ہیں۔ ویب سائیٹ کے لئے۔ www.hec.gov.pk

فون 90401410,90401415

(نظارت صنعت وتجارت)

☆......☆......☆

جماعت کے معروف صحافی، ادیب اور سابق نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل

محترم شیخ خورشید احمد صاحب وفات پاگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل محترم شیخ خورشید احمد صاحب مورخہ 18/ اکتوبر 2010ء کو کینیڈا میں بعمر 97 سال وفات پاگئے۔ 20/ اکتوبر 2010ء کو محترم ملک لعل خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے بیت الذکر اونٹاریو میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اونٹاریو کے قبرستان میں قبر تیار ہونے پر آپ ہی نے دعا کرائی۔

آپ کے والد کا نام محترم شیخ سلامت علی صاحب اور نانا کا نام حضرت مولوی فرزند علی خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ حبیب النساء صاحبہ 14 مارچ 1927ء کو جوانی ہی میں فوت ہوگئی تھیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قائم کردہ مدرسہ خواتین کی ہونہار طالبہ تھیں۔ محترم شیخ صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اردو ادب سے آپ کو بچپن سے ہی لگاؤ تھا۔ آپ نے ادیب عالم اور ادیب فاضل کے امتحان کے پاس کئے جن کا نصاب ایم اے اردو کے برابر تھا۔ آپ کو مضامین لکھنے کا شوق تھا، چنانچہ آپ کا پہلا مضمون 1938ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ 1941ء میں آپ کے بہت سے مضامین غیر مبائعین کے بارے میں الفضل میں شائع ہوئے۔ جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بہت پسند فرمایا۔ حضور نے اپنے خطبہ میں فرمایا ''ابھی ایک بچہ ان کے رد میں مضامین لکھ رہا ہے جس کا نام خورشید احمد ہے وہ اس وقت لاہور میں رہتا ہے۔ اس کے مضامین ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں، پہلے میں سمجھتا تھا کہ یہ کوئی بڑی عمر کا آدمی ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ خان صاحب فرزند علی صاحب کا نواسہ ہے اور سترہ اٹھارہ سال کی عمر کا ہے۔''

(الفضل 26 جولائی 1941ء)

آپ کو یکم مئی 1946ء کو بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل متعین کیا گیا۔ آپ کو الفضل کی 33 سال تک خدمت کی توفیق ملی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے 1942ء میں وصیت کی تھی۔

آپ کو اکتوبر 1946ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس تاریخی سفر میں بھی شامل ہونے کی توفیق ملی جس میں حضور نے قائداعظم محمد علی جناح اور دیگر معروف سیاسی لیڈروں سے ملاقات فرمائی۔ 1972ء، 1975ء اور 1976ء میں کئی ماہ تک بطور قائم مقام ایڈیٹر الفضل بھی رہے۔ آٹھ سال تک ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر رہے۔ صدر نگران بورڈ الفضل کے طور پر بھی خدمت انجام دی۔ آپ کو زعیم خدام الاحمدیہ بھاٹی گیٹ، قائد خدام الاحمدیہ لاہور اور ربوہ آکر مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور نائب قائد تربیت اور اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے طور پر بھی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ستمبر 1985ء سے دسمبر 1986ء تک ایڈیٹر مصباح بھی رہے اور 2005ء میں عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ نے مندرجہ ذیل کتب مدون کیں، جن کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔

1۔ راہ ایمان

2۔ بچوں کے لئے مختصر تاریخ احمدیت

3۔ جوئے شیریں

آپ نے اپنے پسماندگان میں مندرجہ ذیل تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم لئیق احمد خورشید صاحب

☆ مکرم شاہد خورشید صاحب

☆ مکرم زاہد خورشید صاحب

☆ مکرمہ کرنل ڈاکٹر (ر) نصرت ظفر صاحبہ

☆ مکرمہ عفت ملک صاحبہ

آپ کی اہلیہ مکرمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ سالہا سال تک سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رہی ہیں۔ جو آجکل کینیڈا میں مقیم ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ادارہ الفضل اپنے دیرینہ خادم کی وفات پر جملہ پسماندگان سے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب یکم نومبر	
طلوع فجر	4:57
طلوع آفتاب	6:22
زوال آفتاب	11:51
غروب آفتاب	5:21

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اکتوبر 2010ء مبلغ -/105 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

محافظ ڈینگو بخار
ڈینگو بخار، ملیریا بخار، ٹائیفائیڈ بخار یعنی ہر قسم کے بخار سے محفوظ رہنے کیلئے AHS-51-3 استعمال کریں
قیمت (25 گرام گولیاں) صرف -/30 روپے
عزیز ہومیو پیتھک رحمٰن کالونی ربوہ
فون: 047-6211399,6212399
Fax:047-6212217

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

چھوٹے بچوں اور خواتین کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
جرمن پاکستانی ادویات وسامان ہومیو پیتھی
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ (گلی عامر کلریب) فون نمبر 0344-7801578

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، ایئر کنڈیشنرز، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز گارنٹی کے ساتھ، استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈ وچ، بیکرز
انرجی سیورز سال کی گارنٹی کے ساتھ
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ: 047-6214458

ضرورت ڈسٹری بیوٹرز
پاکستان کے تمام شہروں میں النور میڈیکا (پرائیویٹ) لمیٹڈ کاسمیٹکس پراڈکٹس کی سیل کیلئے ڈسٹری بیوٹرز اور سیلز مین کی ضرورت ہے۔ ضرورت منداحباب فوری رابطہ کریں۔
برائے رابطہ: 0323-4441222
Zaheer@alnoormedica.com
zee1967@gmail.com

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289

HOUSE OF HEALTH
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک
ECG
7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com

FD-10